تفسیر ضیاءالقرآن کے منہج اور خصوصیات کا علمی جائزہ

A Scholarly Review of the Style and Characteristics of Tafseer "Zia ul Quran"

سمیع اللہ[i] ڈاکٹر ضیاء الحق[ii]

Abstract

Pir Karam Shah Al-azhari is considered one of the best commentators of the Holy Quran. He was born in 1918 at Bheera Sharif, District Sargodha, Pakistan. He was a graduate of the world's greatest institute "Al-azhar", Egypt. He was elected as a president of Majlis-e-Ilm, Jamiat Ulamae Pakistan. He had written many books among which Zia ul Quran and Zia un Nabi are very prominent.

He served as a judge of Shariat Court of Pakistan for the period of one year and three months. He remained as a Judge of Shariat Appellate Branch in Supreme Court of Pakistan for the period of 06 years from 1982 to 1988. He died on 18th April 1998. He completed Zia ul Quran in Nineteen years. It is written in Urdu language.. It is in five volumes.

In Tafseer Zia ul Quran, references of all predecessors and successors tafaseers, Books of Ahadith, Dictionaries, encyclopedias, books of Sufism and different journals. Tafseer Zia ul Quran has a prominent place among other Tafaseer, because it is real treasure of both knowledge and literature. What are other characteristics of this Tafseer? and what methodology adopted by Pir Karam Shah Al Azhari in writting this Tafseer "Zia ul Quran". These points have been critically discussed in this article.

Key Words: *Pir Karam Shah Al-azhari, Tafseer Zia ul Quran,Tafseeri Manhaj*

مولانا محمد کرم شاہ الازہریؒ نے انیس(۱۹)سال کی طویل مدت پر مشتمل قرآن کریم کی یہ اردو تفسیر لکھی ہے, جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہیں۔

ضیاءالقرآن کی تالیف کے اسباب

1. ایک وجہ مولانا صاحب نے ضیاءالقرآن کے مقدمہ میں خود بیان کی ہے کہ ”انسان کیا ہے؟ اس کا تعلق اپنے خالق اور اس کی مخلوق کے ساتھ کیسا ہونا چاہیئے؟اگر وہ حاکم ہے تو اس کی ذمہ داری کیا ہے؟ اگر وہ محکوم ہے تو اس کے فرائض کی نوعیت کیا ہے؟ قرآن نے جو شریعت کاملہ ہمیں دی ہے، اس میں ان تمام سوالات کے مکمل جوابات موجود ہیں [1]۔
2. تفسیر ضیاءالقرآن پیر کرم شاہ صاحب نے چودھری غلام رسول (پبلیشر اردو بازار لاہور) کی گزارش پر تحریر کرنا شروع کی تھی[2]۔

---

[i] پی ایچ۔ڈی سکالر، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور

[ii] لیکچرر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پشاور

پیر کرم شاہؒ نے ۲۹فروری ۱۹۶۰ءکو ضیاءالقرآن کے نام سے تفسیر کا آغاز کیا، اس تفسیر کے ابتدائی دس پاروں کی تفسیر دو ماہ کم پانچ سالوں میں مکمل ہوئی[3]۔ تفسیر ضیاءالقرآن کی پہلی جلد ۱۹۶۵ءمیں اور دوسری جلد ۱۹۷۰ءمیں شائع ہوئی[4]۔ تفسیر ضیاءالقرآن کے ابتدائی بیس پاروں کا کام بہت تیزی سے مکمل ہوا۔ مگر آخری دس پاروں کے کام پر نو (۹)سال صرف ہوئے۔ بہر حال اردو زبان کی یہ تفسیر ۲۳ اگست ۱۹۷۹ءبروز جمعرات کو تکمیل تک پہنچی۔ اس طرح اس تفسیر کی تکمیل کی کل مدت انیس سال چھ ماہ بنتی ہے[5]۔

منابع ومصادر

مولانا محمد کرم شاہ الازہریؒ تفسیر لکھتے وقت تمام تفاسیر(متقدمین و متاخرین)، کتب حدیث، لغات، انسائیکلوپیڈیاز، کتب تصوف اور مختلف مقالات آپ کے پیش نظر رہے، لیکن آپ کی تفسیر میں زیادہ تر حوالے تفسیر روح المعانی اور تفسیر مظہری کے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ تفسیر قرطبیؒ، ابن کثیر کی تفسیر القرآن العظیم، امام رازی کی تفسیر کبیر، تفہیم القرآن، تفسیر ماجدی، کے حوالہ جات بھی ضیاءالقرآن میں جا بجا نظر آتے ہیں۔اس کے علاوہ مندرجہ ذیل بنیادی ماٰخذ بھی آپ نے ضیاءالقرآن کی تیاری کے وقت سامنے رکھے:

قرآن پاک حدیث نبویﷺ اقوال صحابہؓ اقوال تابعین[6]

ترتیب مولانا محمد کرم شاہ الازہریؒ نے قرآن کی تمام سورتوں کو تفسیر ضیاءالقرآن میں پانچ جلدوں میں تقسیم کیا ہے، تاکہ ہر جلد میں سورتوں کا توازن برقرار رہے[7]۔

اسلوب و منہج

پیر کرم شاہ الازہریؒ نے تفسیر ضیاءالقرآن کے مقدمہ میں تفسیر کا اسلوب واضح کر دیا ہے۔ تاکہ قاری کو تفسیر مطالعہ کرنے میں کوئی مشکل نہ رہے۔

1. ضیاءالقرآن کے پہلے جلد کے شروع میں نزول قرآن کے مختلف ادوار، ترتیب قرآن، جمع و تدوین قرآن، قرآن پاک کی تلاوت کے آداب اور رموزِ اوقاف قرآن کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔
2. مولانا نے مقدمہ میں۱۱۴اہم رموز اوقاف بیان کیے ہیں جو کہ عبارت کے حل میں نہایت مددگار ہیں۔
3. ہر جلد میں مضامین قرآن کو نقشہ جات کے ذریعے واضح کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے مفسر نے مناسب مقامات پر ضروری نقشہ جات کا اضافہ کیا ہے، جو تفسیر کی خوبصورتی اور فہم میں اضافہ کرتا ہے۔
4. ہر سورت کے شروع میں سورۃ کا نام،آیات رکوعات کی تعداد، شان نزول، مکی ومدنی،سورۃ سے متعلق کوئی اہم واقعہ، ان تمام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے[8]۔ہر جلد کے اخر میں فہرست مضامین دی گئی ہے، جو کہ جلد میں موجود عقائد، معاملات، اوردیگر تمام مسائل کا احاطہ کرتی ہے،جوکہ مضامین قرآن کوتلاش کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔
5. نحوی تراکیب کے سلسلہ میں ہر جلد میں مختلف مقامات پر انتہائی علمی انداز میں بحث کی ہے۔ ہر نحوی الجھن کو ائمہ فن کے مستند اقوال کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی ہیں۔

6. لغوی تحقیق کے حوالے سے تقریباً تیرہ سو (۱۳۰۰) الفاظ کی فہرست ہر جلد کے ساتھ دی گئی ہے[9]۔

شانِ نزول کے ذکر کا اہتمام

بعض مفسرین شان نزول کو بیان کرنا بہت ضروری سمجھتے ہیں، جب کہ بعض اس کو بالکل نظر انداز کرتے ہیں۔ مصنف ضیاءالقرآن نے اعتدال کا راستہ اپنایا ہے۔ جہاں ضروری ہے اور آیت کا معنی و مفہوم سمجھنے میں معاونت ہوتی ہے، تو وہاں ذکر کیا ہے اور جہاں ضرورت نہیں، تو چھوڑ دیا ہے۔

لفظی و معنوی ترجمے کا حسین امتزاج

قرآن کریم کا ترجمہ کرنا بہت مشکل اور حساس مسئلہ ہے لیکن مفسرِ ضیاءالقرآن نے اس نازک مسئلے کو بہت خوبصورت طریقے سے انجام دیا ہے۔ قرآن کریم کے ترجمہ میں اثر، معنویت، سیاق و سباق، باہمی ربط اور اصل کیفیت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اردو زبان میں موجود تراجم کے دو اقسام ہیں، لفظی ترجمہ اور بامحاورہ ترجمہ۔ لفظی ترجمہ میں قرآن پاک کے ہر لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے لکھا ہوتا ہے، جب کہ بامحاورہ ترجمہ میں اصل اہمیت ابلاغ کی ہوتی ہے۔ ایسے ترجمہ میں قرآن سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے[10]۔ تفسیر ضیاءالقرآن دونوں تراجم کا حسین امتزاج ہے۔ اس تفسیر میں ترجمہ تو لفظی ہے مگر اس انداز سے کیا گیا ہے کہ اس پر بامحاورہ ہونے کا گمان ہوتا ہے اور پڑھتے وقت اس بات کا خوب اندازہ ہوتا ہے کہ پیر کرم شاہ صاحب کو عربی زبان کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ادب پر بھی مکمل عبور حاصل تھا[11]۔

بعض اوقات ترجمہ کرتے وقت دوسرے مترجمین سے ہٹ کر اپنا الگ انداز اپنایا ہے، مثلاً سورۃ الحجرات کی آیت نمبرے میں "أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ" کا ترجمہ عام مترجمین کے نزدیک ہے "وہی ہدایت پانے والے ہیں" مگر مولانا صاحب نے لفظ "راشد" کا مادہ اشتقاق تلاش کرتے ہوئے اس آیت کا ترجمہ کیا۔

"یہی لوگ راہ حق پر ثابت قدم ہیں[12]"

علامہ قرطبیؒ "الرشد" کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں:

"الرشد: الاستقامة على طريق الحق مع تصلب فيه من الرشد وہی الصحدة[13]"

"رشد جارہ حق پر ایسی ثابت قدمی کو کہتے ہیں جس میں تصلب اور پختگی ہو۔ تذبذب کا وہاں نشان تک نہ ہو یہ رشد سے مشتق ہے۔ جس کا معنی چٹان ہے۔"

مباحثِ فقہیہ

تفسیر ضیاءالقرآن کو مکمل طور پر احکام القرآن للجصاص یا بیان لقرآن کی طرح احکام پر مشتمل تو نہیں ہے۔ مگر تفسیر کا یہ پہلو آپ نے نظر انداز بھی نہیں کیا ہے۔ ضرورت پڑنے پر احکام کی تفصیل بیان کی ہے۔ احکام میں حنفی مذہب کی بھر پور نمائندگی کرتے ہوئے اس کے حق میں دلائل بیان کیے ہیں۔ مثلاً طلاق ثلاثہ، مہر کی مقدار، حرمت متعہ اور احکام صلوۃ میں مذہب حنفی کو ترجیح دیتے ہیں، مثلاً سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۸ کی تفسیر

میں لکھتے ہیں کہ درمیانی نماز سے کون سی نماز مراد ہے۔ اس میں علماء کے اقوال مختلف ہیں لیکن راجح قول یہ ہے کہ یہ نماز عصر ہے۔ حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مسلک ہے[14]

دلائل وبراہین عقلیہ

ایک قابل ترین مفسر کی طرح آیات قرانیہ کی تشریح عقلی دلائل سے کی ہے۔ جہاں نقلی دلائل کے ساتھ عقلی دلائل کی ضرورت پڑی ہے، وہاں عقلی دلائل پیش کیے ہیں، مثلاً علم الکلام کے مباحث، جادو کی حقیقت اورواقعہ معراج کے متعلق سیر حاصل بحث کی ہے۔

معانی کی موزونیت کا خیال

قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا ہے، عربی لغت اور اس کے فروع کو سمجھنے کے لئے صرف، نحو، علم معانی اور علم بیان میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کا ہر لفظ اپنے اندر کئی وسیع مفہوم کو سموئے ہوئے ہے۔ ایک قابل مفسر کی خوبی ہوتی ہے، کہ وہ مناسب اور موزوں معنٰی کا انتخاب کرے تاکہ قاری کو اصل مطلب تک پہنچنے میں آسانی ہو۔

پیر کرم شاہ صاحب ضیاءالقرآن میں بعض آیات میںایک لفظ کے لئے صرف اسی معنی کا انتخاب کرتے ہیں جس معنی پر واقعی وہ لفظ دلالت کرتا ہے، جب کہ بعض مقامات میں ترجمہ کرتے وقت لفظ کو اس کے ظاہری معنی سے ہٹ کر کوئی دوسرا معنٰی بھی دیا جو کہ لفظ کا تقاضا ہوتا ہے[15]، مثلاً سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالٰی ہے کہ اللہ تعالٰی نے جب بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ طرح طرح کے بہانے بنانے لگے اور کہنے لگے کہ گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی پھر کہا۔

"وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ[16]"

اگر یہاں اس آیت میں"لَمُهْتَدُونَ " کا ترجمہ ہدایت یافتہ لیا جائے تو مناسب نہیں لگتا۔ اس لئے پیر کرم شاہ الازہری صاحب نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

" اور اگر اللہ نے چاہا تو ضرور اس کو تلاش کر لیں گے[17]۔"

مشکل مقامات کی بین القوسین توضیح

اللہ تعالٰی کی آخری کتاب قرآن مجید فصاحت و بلاغت کا بے مثال نمونہ ہے۔ بعض مقامات پر مطالب بیان کرنے کے لئے واضح الفاظ میں ہی وضاحت کر دی گئی، مگراکثر مقامات ایسے بھی ہیں جہاں مطالب بیان کرتے ہوئے بہت اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ پیرکرم شاہؒ نے "ضیاءالقرآن" میں ایسے حذف شدہ مطالب کو بیان کرنے کے لئے قوسین سے مدد لی ہے۔ جس سے قرآنی مطالب بھی نسبتا واضح ہو گئے ہیں، اور ترجمہ کا تسلسل بھی برقرار رہتا ہے[18]۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

أ- تفسیر ضیاءالقرآن میں قوسین کا استعمال اکثر آیات کے ترجمے میں نظر آتا ہے، مثلاً سورۃ سبا کی اس آیت کا ترجمہ

"إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ[19]

" (سبا کی اس داستان) میں عبرت کی نشانیاں ہیں ہر بہت صبر بہت شکر کرنے والے کے لئے[20]"

ب- تفسیر ضیاءالقرآن میں قوسین کے استعمال کی ایک اور مثال:

"وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًافَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا[21]"

" اور میں نامراد رہا ہوں اور میں ڈرتا ہوں (اپنے بے دین) رشتہ داروں سے (کہ وہ) میرے بعد
(دین ضائع نہ کر دیں) اور میری بیوی بانجھ ہے پس بخش دے مجھے اپنے پاس سے ایک وارث[22]"

جامعیت

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی ایک جامع کتاب ہے، اس کے ہر لفظ میں کئی معانی چھپے ہوتے ہیں، اس کی تفسیر کرتے وقت ان تمام مفاہیم کو ترجمہ میں سمو دنیا بہت دشوار ہے، لیکن ایک قابل مفسر کے روپ میں صاحب ضیاءالقرآن نے یہ مشکل کام بطریقہ احسن نبھایا ہے، اور معانی و علوم کی ایک جامع تفسیر مرتب کی ہے[23]۔ اس جامعیت کی چند مثالیں ضیاءالقرآن میں درج ذیل ہیں:

1. سورۃ المومنون کی آیت("قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ[24]") کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

"بے شک دونوں جہاں میں بامراد ہو گئے ایمان والے[25]۔"

دین و دنیا دونوں کی کامیابیوں کا نام فلاح ہے۔ صاحب ضیاءالقرآن نے "افلح" کا جامع ترجمہ "دونوں جہانوں میں بامراد ہو گئے" کرکے اردو ادب پر عبور ظاہر کیا ہے۔

2. جامعیت کی ایک اور مثال ہے، درج ذیل آیت ہے، جس کا ترجمہ مفسِر نے یوں کیا ہے:

"إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ[26]"

" بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد و حساب عطا کیا[27]۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے شمار احسانات کیے ہیں۔ صاحب ضیاءالقرآن نے لفظ "کوثر" میں کتنا خوبصورت طریقے میں سمو دیا ہے۔

لغوی و نحوی مباحث کی کثرت

صاحب ضیاءالقرآن نے تفسیر میں الفاظ کی لغوی اور نحوی تحقیقات پر بہت توجہ دی ہے۔ ہر جلد کے آخر میں آپ کو تحقیقات لغویہ کے عنوان سے وہ تمام الفاظ نظر آئیں گے جن کو آپ نے بہت محنت سے تحقیق کرکے ترتیب دی ہیں۔ اور ساتھ یہ بھی واضح کیا ہے کہ مطلوبہ لفظ کی تحقیق اور تفسیر کون سی سورۃ میں کس مقام پر ہے۔ بعض جگہوں پر مترادف الفاظ کے درمیان فرق بھی بیان کیا ہے[28]۔ مثلاً سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۸ کی تفسیر میں لکھتے ہیں؛

> "عربی میں بیٹے کے لئے عام طو پر دو لفظ استعمال ہوتے ہیں ولد اور ابن، لیکن ان میں فرق یہ ہے کہ ولد تو صرف اس لڑکے کو کہتے ہیں جو صلب سے پیدا ہو۔ اور ابن غیر صلبی بیٹے کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے، اور جس چیز کا کسی کے ساتھ خصوصی تعلق ہو، اس کو بھی ابن کہہ دیتے ہیں۔ جیسے مسافر کو ابن السبیل اور جنگجو کو ابن الحرب وغیرہ۔ یہودی اور عیسائی اس معنی میں اپنے آپ کو اللہ کے بیٹے نہیں کہا کرتے تھے۔ کہ وہ اس کی صلبی اولاد ہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ وہ اس کے مقرب اور لاڈلے ہیں۔ ان پر اللہ کی رحمت و شفقت اس طرح ہے جیسے باپ کی بچوں کے ساتھ ہوتی ہے[29]"

لغوی اور نحوی تحقیقات کے متعلق صاحب تفسیر ایک جگہ فرماتے ہیں:

> "جہاں کہیں کوئی نحوی یا صرفی الجھن معلوم ہوئی یا لغوی پیچیدگی نظر آئی تو میں نے کوشش کی ہے، کہ ائمہ فن کے مستند اقوال سے اس کا حل تلاش کروں تاکہ دل میں کوئی خلش باقی نہ رہے[30]"

ادبی اسلوب

ضیاءالقرآن اردو آدب کی بہترین کاوش ہے۔ بہترین الفاظ، انداز بیان اور دعوت حسن عمل اس تفسیر کی جان ہے۔ بعض جگہوں پر فارسی و اردو شعراءکا کلام تفسیر میں مزید خوبصورتی پیدا کرتا ہے[31]۔ پروفیسر حافظ احمد بخش ضیاءالقرآن کے انداز بیان کے بارے میں کہتے ہیں:

> "اردو آدب میں بے شک ابو الکلام آزاد، مولانا ظفر علی خان اور شورش کاشمیری کی خدمت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، لیکن ضیاءالامت کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بلا خوف و تردد کہی جا سکتی ہے کہ با مقصد اور جاندار تحریر میں آپ اردو ادب کے صف اول کے ادیبوں سے بھی چند قدم آگے نکل گئے ہیں[32]۔"

سائنسی مباحث

جدید دور میں ہر کوئی دین کے احکامات کو سائنس کے تناظر میں دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر صاحب ضیاءالقرآن نے دین میں سائنسی نقطہ نظر کی سخت الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ آپ کے مطابق قرآن کے نزول کا مقصد انسانی ہدایت ہے۔ کبھی کبھی آپ سائنس دانوں کو قدرت الٰہی اور علم الٰہی کے سامنے بے بس ظاہر کرنے کے لئے سائنسی حوالہ دیتے ہیں۔ آپ اپنا موقف اس انداز میں بیان کرتے ہیں۔

> "آیات قرآن کو کسی قدیم یا جدید نظریہ کا پابند کرنا قرآن کے مزاج کے خلاف ہے، کچھ وقت کے لئے کس نظریہ سے ہم آہنگ کرکے لوگوں کو بتایا جا سکتا ہے کہ قرآن کے ارشادات بھی وہی ہیں جن کو فلاں فلسفی یاسائنس نے پیش کیا ہے، لیکن آپ خود غور فرمایئے اگر کچھ عرصہ بعد ان نظریات کا بطلان ہو گیا۔ تو کیا اس کی زد آیات قرآنی پر نہیں پڑے گی؟ قرآن کریم سائنس کی کتاب نہیں بلکہ رشد و ہدایت کا صحیفہ ہے[33]"

تصوفانہ افکار کی آمیزش

مولانا کرم شاہ سلسلہ چشتیہ سے بیعت یافتہ تھے، اس لئے آپ جگہ جگہ ضیاء القرآن میں صوفیاء کے اقوال بیان کرتے ہیں۔ مگر وہ بھی اس قدر احتیاط سے کہ قرآن پاک کے ظاہری مفہوم میں کوئی فرق نہ آئے۔ آپ نے قرآنی آیات کے معانی اس انداز میں بیان کیے ہیں کہ نزول قرآن کے مقصد میں کوئی فرق نہ آئے۔ مثلاً سورۃ مائدہ کی آیت میں "وسیلہ" کی تشریح "مرشد" کرتے ہوئے شاہ اسماعیل دہلوی کی تحریر ذکر کرتے ہیں:

> "سالکان راہ حقیقت نے وسیلہ سے مراد مرشد لیا ہے۔ پس حقیقی کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ وریاضت سے پہلے تلاش مرشد از بس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سالکان راہ حقیقت کے لئے یہی قاعدہ مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے مرشد کی رہنمائی کے بغیر اس کا ملنا شاذ و نادر ہے[34]"

وحدت امت

آپ نے ضیاء القرآن میں بٹے ہوئے امت کو ایک ہونے کی دعوت دی، اور متعدد مقامات پر بکھرے ہوئے امت کو بیدار کرنے اور یکجا ہونے کی اپیل کی ہے۔ تفسیر کے مقدمہ میں امت کے نام ایک پیغام اس انداز میں پیش کرتے ہیں:

> "ملت اسلامیہ کا جسم پہلے ہی اغیار کے چرکوں سے چھلنی ہو چکا ہے۔ ہمارا کام تو ان خونچکاں زخموں پر مرہم رکھنا ہے۔ ان رستے ہوئے ناسوروں کو مندمل کرنا ہے۔ اس کی متاع شدہ توانائیوں کو واپس لانا ہے۔ یہ کہ سال کی دانش مندی اور عقیدت مندی ہے کہ ان زخموں پر نمک پاشی کرتے رہیں، اور ان ناسوروں کو اور اذیت ناک اور تکلیف دہ بناتے رہیں[35]۔"

خلاصہ بحث

عصر حاضر میں ہر مفسر نے اپنی اپنی بس کے مطابق قرآن پاک کی تفاسیر لکھیں، مگر پیر کرم شاہؒ کی تفسیر ضیاء القرآن کو تمام تفاسیر میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ کیونکہ یہ تفسیر علم و ادب کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ ایک طرف یہ تو قرآن کے اسرار و رموز بیان کرتی ہیں، تو دوسری طرف اس کی تمثیلات، تشبیہات اور کنایات بڑے بڑے ادیبوں کو حیران کر دیتی ہیں[36]۔

حواشی و حوالہ جات

1 پیر محمد کرم شاہ الازہری، تفسیر ضیاء القرآن، مقدمہ، مطبع وسن اشاعت نامعلوم
2 پروفیسر حافظ احمد بخش، جمال کرم: ۶، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور مارچ۲۰۰۳ء
3 ایضا۲: ۷
4 الازہری، پیر محمد کرم شاہ ، تفسیر ضیاء القرآن۱: ۵، مطبع وسن اشاعت نامعلوم
5 جمال کرم ۲: ۱۶-۲۱
6 ضیاء القرآن۳: ۳۸

7 پیر محمد امین الحسنات شاہ، ضیاءالامت: ۱۴۳، مطبع و سن اشاعت نامعلوم

8 ایضا: ۱۷۹

9 ایضا: ۱۸۰

10 ایضا: ۱۶۵

11 ایضا: ۱۶۶

12 ضیاءالقرآن۴: ۵۸۶

13 القرطبّی ،عبداللہ محمد بن احمد انصاری، الجامع الاحکام القرآن(تفسیرالقرطبّی): ۳۱۴، داراحیاءالترث العربی، بیروت، ۱۳۸۴ھ

14 ضیاءالقرآن۱: ۱۶۶

15 جمال کرم۲: ۲۷

16 سورۃ البقرہ۲: ۷۰

17 ضیاءالقرآن۱: ۶۶

18 جمال کرم۲: ۲۸

19 سورۃ سبا۳۴: ۹۱

20 ضیاءالقرآن ۴: ۱۲۱

21 سورۃ مریم۱۹: ۵

22 ضیاءالقرآن۳: ۶۶

23 جمال کرم ۲: ۲۷- ۲۸

24 سورۃ المومنون۲۳: ۱

25 ضیاءالقرآن۳: ۲۴۳

26 سورۃ الکوثر۱۰۸: ۱

27 ضیاءالقرآن۵: ۶۸۵

28 ضیاءالامت : ۱۸۱

29 ضیاءالقرآن۱: ۴۵۶، سورۃ المائدہ۵: ۱۸

30 ایضا ۱: ۱۱-۱۲

31 ضیاءالامت: ۵۸۱

32 نفس مصدر: ۱۸۵

33 ضیاءالقرآن۲: ۲۷۷

34 ایضا ۱: ۴۶۶، سورۃ المائدہ۵: ۳۵

35 ایضا ۱: ۱۱

36 ضیاءالامت: ۱۳۷، ۴۸۷